

ہے کہ وہ مذہباً شیعہ تھے۔ ایک خط میں، جو دہلی سے لکھا گیا تھا، یہ واضح ہوتا ہے کہ قاسم کے فرزند محمد میرزا کا انتقال ہو گیا تھا اور میرزا غالب اس کی تاریخ کہنے کی فکر میں تھے۔ میرزا احمد بیگ تپاں نواب عطاء اللہ خاں کے فرزند اور دہلی کے باشندے تھے۔ کلکتہ جا کر صدر دیوانی میں مختار بن گئے تھے۔ اور غالباً کچھ مدت مرشد آباد میں گزری تھی۔ وہ میرزا محمد اسماعیل معروف بہ مرزا جان تپیش کے شاگرد تھے۔ محراب الدولہ نواب احمد بخش خاں اور نواب الہی بخش خاں معروف کے خاندان سے ان کا تعلق تھا۔ میرزا غالب کے بعض خطوط سے پتہ چلتا ہے کہ تپاں پنشن کے مقدمے میں نواب شمس الدین احمد خاں کے طرفدار تھے۔ جن کے خلاف میرزا غالب نے دعویٰ کیا تھا۔ تپاں نے ۱۸۳۷ء میں یہ مقام کلکتہ ہی میں وفات پائی، جیسا کہ نساج کے تذکرہ ”سُخن شعرا“ میں بتایا گیا ہے۔ تپاں اور ان کے استاد تپیش دونوں اپنے تخلص ”ط“ سے لکھتے تھے لیکن دونوں صحیح ت ہی سے ہیں۔

### ۱۔ لغات۔ دوسرے: دودھاری والی

شرح۔ اگرچہ یہ دونوں دوست، یعنی قاسم و تپاں دیکھنے میں دو نظر آتے ہیں، مگر ان کے درمیان محبت و یگانگی کا ایک ایسا رشتہ موجود ہے کہ حقیقتاً دونوں ایک ہیں۔ مثال یہ سمجھئے کہ اگرچہ حضرت علیؑ کی تلوار ذوالفقار کی دھاریں دو تھیں۔ لیکن تلوار ایک ہی تھی۔

۲۔ شرح۔ جناب قاسم اور جناب تپاں دونوں ہم سخن اور ہم زبان ہیں۔ یعنی دونوں شاعر ہیں۔ ان میں سے ایک تپیش کا جانشین ہے۔ یعنی احمد بیگ تپاں جو مرزا جان تپیش کے شاگرد تھے۔ دوسرا خواجہ میر درد کی یادگار ہے، یعنی قاسم کا سلسلہ تلمذ خواجہ میر درد سے ملتا ہے۔

تلاش کے باوجود تپاں نہ چل سکا۔ کس ذریعے سے خواجہ میر درد کے ساتھ تلمذ قائم نہ ہوا۔ بظاہر خواجہ سے براہ راست استفادہ مشکل معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ ناممکن